پروفیسر خالد شبیر احمد

# احرار اور عقیدۂ ختم نبوت

مجلس احرار اسلام کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جہاں جہادِ آزادی میں اس جماعت نے گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں، وہاں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے بھی مجلس احرار اسلام نے سردھڑ کی بازی لگا دی۔ اس لیے کہ عقیدۂ ختم نبوت جہاں دینِ اسلام کی اساس ہے۔ وہیں پر سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و منصب کی وضاحت بھی ہے اور اصل بات کسی کے مقام و منصب کو ہی تسلیم کرنا ہے۔ جو کسی کے مقام و منصب کو تسلیم نہیں کرتا، وہ اُس کے کلام و پیغام پر خواہ کتنا ہی عمل پیرا ہو وہ اس کا نہیں بلکہ اُس سے بیگانہ اور علیحدہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علماء کے نزدیک حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو محض نبی یا رسول تسلیم کر لینا ہی مسلمان کہلانے کے لیے کافی نہیں ہے۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کرنا بھی ضروری اور لازمی ہے۔ کیوں کہ ختم کے معنیٰ انتہا کر دینے یا پھر کسی چیز کو انتہا تک پہنچا دینے کے ہیں اور کسی چیز کے انتہا تک پہنچ جانے کی حقیقت یہ ہے کہ اُسے جہاں پہنچنا تھا، وہ پہنچ گئی۔ اُس نے آخری حد کو چھو لیا۔ اب اس کے بعد کوئی درجہ یا حد باقی نہیں رہی۔ اس لیے ختم نبوت کا مطلب یہ ہوا کہ سلسلۂ نبوت جو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شروع ہوا، اپنے تمام درجات و مراتب طے کرتا ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر آ کر ختم ہو گیا۔ اس لیے بھی کہ دین کی تکمیل حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر ہو گئی ہے۔ اب کسی نبی کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ قربِ قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول بھی کسی نئے نبی کا نزول نہیں، جن پر آج بھی ہمارا ایمان ہے اور جب وہ قیامت کے نزدیک آسمانوں سے نازل ہوں گے تو اُس وقت بھی اُن پر ہمارا ایمان ہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آ کر یہ نہیں کہنا کہ مجھ پر ایمان لے آؤ اور جو مجھ پر ایمان نہیں لاتا وہ کافر ہے۔ غرض یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قربِ قیامت کی ایک نشانی ہے۔ نہ کہ دین کی تکمیل کا ذریعہ اس لیے واضح ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کو ہرگز متاثر نہیں کرتا اور نہ ہی دینِ اسلام کی تکمیل کا ذریعہ بنتا ہے۔ ختم نبوت کے معنیٰ قطع نبوت یا انقطاع رسالت کے ہیں کہ اب کسی نئی نبوت کی ضرورت باقی نہیں رہی نہ کہ یہ نبوت دنیا سے منقطع ہو گئی۔ یعنی وہ تمام کمالات جو نبوت کے لیے ضروری تھے۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر آ کر ختم ہو گئے۔ احادیث میں اس کا واضح ذکر موجود ہے اور خود قرآن پاک بھی اس بات پر گواہ ہے کہ نبوت بہر رنگ آپ پر آ کر ختم ہو گئی۔ آپ نے فرمایا:

(۱) میں اللہ کا بندہ اور خاتم النبیین ہوں (البیہقی والحاکم عن عرباض بن ساریہ)

(۲) پس میں نے ہی قصرِ نبوت کی آخری اینٹ کی جگہ کو پر کیا اور مجھ پر ہی یہ قصر مکمل کر دیا گیا اور مجھ پر ہی رسول ختم کر دیئے گئے کہ میرے بعد اب کوئی رسول آنے والا نہیں۔ (کنز العمال)

اک اینٹ رہ گئی تھی نبوت کے قصر میں
آپ آ گئے تو ختم یہ تعمیر ہو گئی

ایک حدیث میں اپنے آپ کو نبوت کی پہلی اینٹ بھی بتایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

(۳) ''میں اُس وقت بھی نبی اور رسول تھا جب آدم روح و بدن ہی کے درمیان میں تھے۔''

ان احادیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امتیازی شان رسول یا پھر نبی ہونا ہرگز نہیں ہے بلکہ امتیازی شان آپ کا آخری رسول ہونا ہے۔ یہ شان ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں میں سے کسی کو بھی حاصل نہ ہوئی۔ اسی لیے تو آپ سارے انبیاء میں ممتاز و منفرد ہوئے۔ کیوں کہ ختم نبوت کے بنیادی عقیدہ میں یہ بات مضمر ہے کہ آپ صرف جامع کمالات شخصیت ہی نہیں بلکہ آپ خاتم کمالات بھی ہیں۔ ہر کمال صرف آپ میں موجود ہی نہیں بلکہ ہر کمال آپ پر آ کر ختم بھی ہو گیا۔ کیوں کہ اس سے آگے کسی کمال کی کوئی حد ہی نہیں ہے۔ آپ سرچشمۂ کمالات ہیں۔ ہر پیغمبر میں ہر کمال موجود تھا۔ لیکن وہ کمال اپنی انتہائی شکل اور عروج پر نہیں پہنچا تھا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت میں ہی اپنے اوج پر پہنچا۔ بقول شاعر:

حسنِ یوسف ، دمِ عیسیٰ ، یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

مجلس احرار اسلام کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اُس نے تقدس واحترامِ عقیدۂ ختم نبوت کو تبلیغ کی حدوں سے نکال کر ایک تحریک کی شکل دے دی اور یہ تحریک بڑی مشکلات اور بڑی تکالیف برداشت کرنے کے بعد منظر عام پر آئی۔ اس کے لیے مجلس احرار اسلام کے ہزاروں رضا کاروں نے اپنی جان کی بازی لگا دی اور اکابر احرار نے رات کی نیند اور صبح کا آرام ترک کر کے دن رات اس تحریک ختم نبوت کی آبیاری پر لگا دیا۔ ایک وقت تھا کہ لوگ اس بات پر بحث کرتے تھے کہ قادیانی نہ صرف مسلمان ہیں بلکہ ہم سے بہتر مسلمان ہیں اور آج صورت حال یہ ہے کہ معاشرے کے اندر قادیانی ایک گالی بن چکے ہیں۔ یہ تغیر اور یہ انقلاب ایسے ہی نہیں آ گیا۔ اس کے لیے مجلس احرار اسلام نے قربانیوں کی ایک مثال قائم کی اور یہ مثال قیامت تک آنے والے مسلمانوں کے لیے نشانِ منزل بن گئی ہے۔ اگر مجلس احرار اسلام ایسا نہ کرتی تو قادیانیت کا شجرِ خبیثہ جو انگریز سامراج نے اپنے مذموم مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے لگایا تھا۔ اب تک ایک تناور درخت بن چکا ہوتا اور سامراج اپنے مقاصد کو حاصل کر چکا ہوتا۔ اب مسلمانوں نے اس فرقہ ضالہ کو عملاً مسترد کر دیا ہے اور یہ طبقہ باطلہ دنیا بھر میں اپنے اصلی خدوخال کے ساتھ ہر ذی شعور کے سامنے آ چکا ہے۔ آج اس کے خلاف مسلمانوں کا تعاقب بین الاقوامی سطح پر مضبوط قوت ہے تو اس کا کریڈٹ بھی مجلس احرار اسلام کو ہی جاتا ہے۔ جس نے اس گروہ کی سرکوبی کے لیے من حیث الجماعت سب سے پہلے اقدام کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پوری امت مسلمہ نے مجلس احرار اسلام کی ہر ممکن حمایت، حوصلہ افزائی اور مدد کی۔

مجلس احرار اسلام موجودہ سیاسی جماعتوں میں سے نہ تو کسی جماعت کی حلیف ہے اور نہ ہی حریف۔ مروّجہ سیاست مجلس احرار اسلام کے لیے محض خواہش اقتدار کی ہولناک اور مکروہ داستان ہے، جس کے بارے میں درست کہا گیا ہے:

ہمارے ہاں کی سیاست کا حال مت پوچھو
گھری ہوئی ہے طوائف تماش بینوں میں

اس تماش بنی سے مجلس احرار اسلام کو کوئی سروکار نہیں۔ یہ کام جن کا ہے وہ جانیں۔ لیکن ہم یہ بات واضح طور پر بتا دینا چاہتے ہیں کہ ہم عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ہر ممکن وسائل کو بروئے کار لا کر اس مقدس فریضہ کو ادا کرتے رہیں گے اور دنیا کی کوئی طاقت ہمیں اس دینی، اخلاقی، آئینی اور قانونی فریضہ سے روک نہیں سکتی۔ ختم نبوت کے عقیدہ کا تحفظ ہمارے ایمان کی بنیاد ہے۔ ہماری روایات کا حصہ ہے۔ ایک ایسی روایت کہ جس پر مجلس احرار اسلام کو جہاں فخر ہے، وہیں اپنے اللہ تعالیٰ کے حضور مجلس احرار اسلام سجدۂ شکر بھی ادا کرتی ہے کہ یہ اعزاز اُس کے حصے میں آیا:

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

ہم ایک بار پھر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ قریہ قریہ، گاؤں گاؤں، شہر شہر اس بات کا اعلان کرتے رہیں گے کہ عقیدۂ ختم نبوت کا منکر دینِ اسلام سے خارج ہے۔ قید و بند کی صعوبتیں اور دار و رسن کی آزمائشیں ہمیں یہ کہنے سے نہیں روک سکتیں کہ:

لکھے ہوئے ہیں لوحِ صداقت پہ یہ حروف
ہاں مصطفیٰ پہ شانِ رسالت ہوئی ہے ختم
خالدؔ نہیں ہے دین سے کچھ اُس کا واسطہ
جس کو یقیں نہیں کہ نبوت ہوئی ہے ختم

☆☆☆

## روشن خیالیاں

(پروفیسر خالد شبیر احمد)

تقلیدِ مغربی نے ہے گمراہ کر دیا
کیا کیا نہ گُل کھلائیں گی روشن خیالیاں
بے پردہ ہو کے رہ گئیں ہیں دخترانِ دیں
کس سمت لے کے جائیں گی روشن خیالیاں

دیں کے اصول، ضابطے ہوں جن پہ بے اثر
بے نور آنکھوں سے نہ آئے جن کو کچھ نظر
کہتے ہیں ایسے لوگوں کو روشن خیال لوگ
یورپ کی طرزِ نو کو جو جانیں عزیز تر